بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۷ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۵ صلح ۱۳۴۰ ہش ۔ ۵ جنوری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

لاؤس میں سرکاری فوجوں نے ایک صوبے کے دارالحکومت پر دوبارہ قبضہ کر لیا

حکومتِ لاؤس کی طرف سے سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنیکی درخواست

بنکاک ۴ر جنوری۔ لاؤس کے فوجی افسروں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے وسطی صوبے کے دارالحکومت زینگ خوانگ پر کل رات دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ پچھلے ہفتے اس شہر پر کمیونسٹوں کے حامی فوجیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ جارز کے ہوائی اڈے پر پھر سے قبضہ کرنے کے لئے فوجی کمک بھیجی جا رہی ہے۔ اس اڈے پر بھی چار دن قبل کمیونسٹوں کی حامی فوج نے قبضہ کر لیا تھا۔

دریں اثناء لاؤس کی حکومت نے اقوام متحدہ میں اپنے نمائندے کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ لاؤس کی صورت حال پر بحث کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس بلائے۔

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم سیٹو کے سیکرٹری جنرل مسٹر پوٹے سراسن نے کل بنکاک میں کہا کہ سیٹو ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع ملی ہے کہ روسی طیاروں نے روس اور کمیونسٹوں کی حامی فوجوں کے لئے ۱۵ ہوائی جہازوں سے اسلحہ، گولہ بارود اور فوجی سامان گرایا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے دائیں بازو کے جنرل پھومی نوساوان نے کیپٹن کونگ لی کو وین تیان سے بھگا دیا تھا۔ اس کے بعد وہ کمیونسٹوں کے حامی پتھک ولاؤ سے مل گئے تھے اور دونوں فوجوں نے زینگ خوانگ اور پھونگ سیلے پر قبضہ کر لیا تھا۔

سیٹو کے سیکرٹری جنرل نے بتایا کہ سیٹو کے ارکان بنکاک اور واشنگٹن میں ایک ساتھ صلاح مشورے کر رہے ہیں۔ عام تاثر یہی ہے کہ اس مسئلہ کا بہترین حل سیاسی ہے نہ کہ فوجی کیونکہ فوجی حل سے لاؤس اور تھائی لینڈ دونوں کو شدید جانی اور مالی نقصان پہونچے گا۔ اس لئے اس مسئلہ کا سوچ سمجھ کر لیکن کسی تاخیر کے بغیر حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

نئے سکوں کے تعلق میں موجودہ الجھن جلد دُور ہو جائیگی

سال رواں کے آخر تک پرانے سکے باقی نہیں رہیں گے (وزیر خزانہ)

راولپنڈی ۴ر جنوری۔ حکومت پاکستان نے پانچ کروڑ نئے سکے تیار کئے ہیں۔ جو آج بنک کھلنے پر جاری کئے جائیں گے۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں پاکستان پریس ایسوسی ایشن سے ایک انٹرویو میں کہا جوں جوں لوگ نئے سکوں سے مانوس ہوتے جائیں گے۔ اس بارے میں الجھن کم ہوتی جائے گی۔ آپ نے بتایا سال رواں کے آخر تک پرانے سکے باقی نہیں رہیں گے۔ کیونکہ بنکوں کے پاس جو پرانے سکے آجائیں گے انہیں پھر واپس نہیں کیا جائے گا۔

مسٹر شعیب نے کہا دو آنے کے نئے سکے ساڑھے بارہ پیسے بنتے ہیں اور ایک لفافہ تیرہ پیسے میں فروخت کرنے سے محکمہ ڈاک و تار کو چودہ پندرہ لاکھ روپے سالانہ کی آمدنی ہوگی آپ نے کہا ڈاک کی شرح میں معمولی اضافے کی کسی حد تک اس طرح تلافی ہو جائے گی کہ ٹیلی فون کالز کی شرح وہی یعنی دو آنے رہے گی جس کے نئے ساڑھے بارہ پیسے بنتے ہیں۔ وزیر خزانہ نے بتایا پاکستان میں ڈاک کی شرح دنیا میں سب سے کم ہے۔

مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری بغرض اعلائے کلمۃ اللہ جمعرات کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۴ر جنوری۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے سنگاپور جانے کے لئے مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۱ء بروز جمعرات ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

سفیروں نے تقرر کے کاغذات پیش کر دیئے

کراچی ۴ر جنوری۔ کینیڈا کے نئے ہائی کمشنر مسٹر سی سی ایرنس نے کل صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو اپنا تعارفی خط پیش کیا۔ پاکستان میں کیوبا کے نئے سفیر مسٹر انتھونی الفاز ابال نے بھی کل اپنے تقرر کے کاغذات صدر ایوب کو پیش کئے۔

درخواستِ دُعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۰ء سے بعارضہ انفلوئنزا، بخار و خرابی جگر صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

ولادت

— از حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ —

لندن سے میرے بھائی عزیز سید کلیم احمد شاہ صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ نومولود بچی اور اس کی والدہ دونوں کی خیریت کے لئے دعا کریں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور صاحب بخت بنائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل دیئے ہیں۔ (مینیجر)

اشیاء کے نرخ گر جانے کی توقع

لاہور ۴ر جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں صنعتی و تجارتی حلقوں سے سرکاری نمائندوں کی بات چیت کے بعد عام اشیائے صرف کی قیمتیں گر جائیں گی۔ حکومت نے پہلے ہی دوکانداروں کو یہ مشورہ دے رکھا ہے کہ وہ اپنی دوکانوں پر عام اشیائے صرف کی قیمتیں نمایاں طور پر آویزاں کریں تاکہ بدعنوان

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جنوری ۶۱ء

اسلامی قانون کے نفاذ کی عملی صورت

"سُنت کی آئینی حیثیت" کے موضوع پر بعض لوگوں میں بحث چل رہی ہے جن میں سے ایک طرف تو پرویز صاحب کے حامی ہیں اور دوسری طرف مودودی صاحب ہیں۔ جہاں تک نفس مضمون کا تعلق ہے ہم اس بحث میں الجھنا نہیں چاہتے مگر اس قدر ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اصولی لحاظ سے ہم مودودی صاحب کے موقف سے متفق ہیں ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ قرآن کریم میں جو قوانین دئے گئے ہیں ان کو سب سے پہلے اور بہترین طریق سے آنحضرت صلعم ہی زیرِ عمل لائے۔ اس لئے اگر یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلعم نے کسی مسئلہ کو اس طرح پیش کیا ہے یا اس طرح اس کو جامۂ عمل پہنایا ہے تو یقیناً وہ ہمارے لئے قابلِ تقلید ہے اور ہمیں تمام دیگر تشریحات پر جو اس مسئلہ کی کی جائیں آنحضرت صلعم کی تشریح کو ترجیح دینی چاہیئے۔ اور قانون بناتے وقت آپؐ کے فیصلہ کو قاطع سمجھنا چاہیئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مضمون بڑا اہم ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کرنا علمائے دین کا کام ہے مگر ایک معمولی انسان بھی جو قانون سے ذرا بھی تعلق رکھتا ہے اتنی بات ضرور سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم سے بہتر قرآن مجید کو کوئی سمجھنے والا پیدا نہیں ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن کریم آپ پر نازل ہوا ہے۔ اور آپ کو ہی ان احکام کا جو قرآن کریم میں دئے گئے ہیں نہ صرف پہلا مخاطب بنایا گیا ہے بلکہ آپؐ پر ہی یہ فرض بھی عاید کیا گیا ہے کہ ان احکام کا عملی نمونہ آپؐ پیش کریں۔ اسی لئے آپؐ کو قرآن کریم میں اسوۂ حسنہ کہا گیا ہے۔

یہاں تک ہم مودودی صاحب سے متفق ہیں اور ہمیں آپ سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ بعض باتیں اس ضمن میں مودودی صاحب نے جو فرمائی ہیں ہم ان سے بھی حرف بحرف متفق ہوں۔ ذیل میں ہم مودودی صاحب کے مضامین میں سے دو اقتباسات درج کرتے ہیں جن کے متعلق ہم ان کالموں میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ دو اقتباسات حسب ذیل ہیں:-

"اگر مختلف فیہ سنت کا بجائے خود مرجع و سند (AUTHORITY) ہونا نہیں ہے بلکہ اختلاف جو کچھ بھی واقع ہوتا ہے اور ہوا ہے وہ اس امر میں ہے کہ کسی خاص مسئلے میں جس چیز کے سنت ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہو وہ فی الواقع سنتِ ثابتہ ہے یا نہیں۔ تو ایسا ہی اختلاف قرآن کی آیات کا مفہوم و منشاء متعین کرنے میں بھی واقع ہوتا ہے۔ ہر صاحب علم یہ بحث اٹھا سکتا ہے کہ جو حکم کسی مسئلے میں قرآن سے نکالا جا رہا ہے وہ درحقیقت اس سے نکلتا ہے یا نہیں۔ فاضل مکتوب نگار (جسٹس ایس۔ اے رحمان) نے خود قرآن کریم میں اختلافِ تفسیر و تعبیر کا ذکر کیا ہے اور اس اختلاف کی گنجائش ہونے کے باوجود وہ بجائے خود قرآن کو مرجع و سند مانتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اسی طرح الگ الگ مسائل کے متعلق سنتوں کے ثبوت و تحقیق میں اختلاف کی گنجائش ہونے کے باوجود فی نفسہٖ "سنت" کو مرجع و سند تسلیم کرنے میں انہیں کیوں تامل ہے؟

یہ بات ایک ایسے فاضل قانون دان سے، جیسے کہ محترم مکتوب نگار ہیں، مخفی نہیں رہ سکتی کہ قرآن کے کسی حکم کی مختلف ممکن تعبیرات میں سے جس شخص، ادارے یا عدالت نے تفسیر و تعبیر کے معروف علمی طریقے استعمال کرنے کے بعد بالآخر جس تعبیر کو حکم کا اصل منشاء قرار دیا ہو اس کے علم اور دائرۂ کار کی حد تک وہی حکم خدا ہے۔ اگرچہ یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ حقیقت میں بھی وہی حکم خدا ہے بالکل اسی طرح سنت کی تحقیق کے علمی ذرائع استعمال کر کے کسی مسئلے میں جو سنت بھی ایک فقیہ، یا لیجسلیچر یا عدالت کے نزدیک ثابت ہو جائے وہی اس کے لئے حکمِ رسولؐ ہے۔ اگرچہ قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حقیقت میں رسولؐ کا حکم وہی ہے۔ ان دونوں صورتوں میں یہ امر تو ضرور مختلف فیہ رہتا ہے کہ میرے نزدیک خدا یا رسولؐ کا حکم کیا ہے۔ اور آپ کے نزدیک کیا۔ لیکن جب تک میں اور آپ خدا اور رسولؐ کو آخری سند (FINAL AUTHORITY) مان رہے ہیں ہمارے درمیان یہ امر مختلف فیہ نہیں ہو سکتا کہ خدا اور اسکے رسولؐ کا حکم بجائے خود ہمارے لئے قانون واجب الاتباع ہے۔"

(ترجمان القرآن دسمبر ۶۰ صفحہ ۱۶۲)
(صفحہ ۹ ایشیا ۲۷ دسمبر ۶۰ء)

(۲) "جزوی احکام سے متعلق جن سنتوں میں اختلاف ہے ان کی نوعیت بھی یہ نہیں ہے کہ فرد فرداً ان میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتا ہو بلکہ "دنیا کے مختلف حصوں میں کروڑوں مسلمان کسی ایک مذہب فقہی پر مجتمع ہو گئے ہیں اور ان کی بڑی بڑی آبادیوں نے احکامِ قرآنی کی کسی ایک تعبیر و تفسیر اور سُننِ ثابتہ کے کسی ایک مجموعہ پر اپنی اجتماعی زندگی کے نظام کو قائم کر لیا ہے"۔ مثال کے طور پر اپنے اسی ملک پاکستان کو لے لیجئے جس کے آئین کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ قانونوں کے معاملے میں اس ملک کی پوری مسلم آبادی صرف تین بڑے بڑے گروہوں پر مشتمل ہے۔ ایک حنفی، دوسرے شیعہ، تیسرے اہل حدیث ان میں سے ہر ایک گروہ احکامِ قرآن کی ایک تعبیر اور سُننِ ثابتہ کے ایک مجموعہ کو مانتا ہے۔ کیا جمہوری اصول پر ہم آئین کے مسئلے کو اس طرح بآسانی حل نہیں کر سکتے کہ شخصی قانون (پرسنل لاء) کی حد تک ہر ایک گروہ کے لئے احکامِ قرآن کی وہی تعبیر اور سنن ثابتہ کا وہی مجموعہ معتبر ہو جسے وہ مانتا ہے اور ملکی قانون (پبلک لاء) اس تعبیر قرآن اور ان سنن ثابتہ کے مطابق ہو جس پر اکثریت اتفاق کرے؟"

(صفحہ ۱۰ ایشیا ۲۷ دسمبر ۶۰ء)

ان اقتباسات کا مفہوم جو ہم سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ جس طرح قرآن کریم کی تعبیر میں اختلاف ہو سکتا ہے اسی طرح سنت کی تعبیر میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس اختلاف کی موجودگی میں مودودی صاحب کے نزدیک عملی لحاظ سے یہ طریق کار اختیار کرنا چاہیئے کہ شخصی قانون کی حد تک تو مختلف فرقوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جس تعبیر کو وہ صحیح تسلیم کرتے ہیں مگر ملکی قانون کی حد تک اکثریت کی تعبیر کو ترجیح دی جائے۔

جہاں تک انسانی ساخت کے قوانین کا تعلق ہے ہم اس اصول کو صحیح تسلیم کرتے ہیں کہ ملکی قانون میں اکثریت کی رائے غالب آنی چاہیئے لیکن جس قانون کو ہم زیر بحث لا رہے ہیں وہ انسان کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قانون ہے اور اس کا تعلق عقیدہ سے ہے نہ کہ صرف انسانی عقل سے شخصی ملکی قانون یا اقلیتی اور اکثریتی رائے کا امتیاز انسانی حدود ہیں نہ کہ الٰہی حدود۔ مودودی صاحب نہ قرآن کریم سے اور نہ کسی حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ امتیازات اسلام میں جائز ہیں۔ قرآن کریم یا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ شخصی معاملات میں شخصی یا گروہی قانون سے فیصلہ کرنا جائز ہے اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ کثرت رائے سے فیصلہ کرنا جائز ہے۔ بلکہ قرآن و حدیث کا منشاء صریحاً یہ ہے کہ صحیح اصول کے مطابق فیصلہ کرنا ہی جائز ہے۔

ان الحکم الا للّٰہ

کا مطلب یہی ہے کہ تمہاری شخصی یا اکثریتی تشریح کچھ بھی ہو جب تک وہ الٰہی حکم کے مطابق ثابت نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اسی کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یا ایھا الذین اٰمنوا

(باقی صٹ پر)

اسلام کا عالمگیر غلبہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۴)

اور موجودہ عیسائیت کی ساری عمارت مسیحؑ کی صلیبی موت اور پھر اس کی موت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر جانے اور پھر آخری زمانہ میں دوبارہ نزول پر قائم تھی۔ اس لئے آپ نے اس عمارت پر ایک ایسا بم گرایا جس سے یہ ساری عمارت ایک آن میں پیوست خاک ہوگئی۔ آپ نے مسیحؑ کے صلیب سے زندہ اترنے اور پھر طبعی وفات پانے کو بدلائل قاطعہ ثابت فرمایا۔ اور پھر ان کی قبر کا سرینگر کشمیر میں موجود ہونا بھی ثابت کر دیا۔ چنانچہ حضورؑ نے مسلمانوں کو جو خود مسیح کو آسمان میں زندہ اور آخری زمانہ میں اس کے نزول کے قائل تھے بطور وصیت اور راز کی بات کے یہ مشورہ دیا۔

"اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل دو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعد اللہ مفعولاً"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

آپ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو حضرت مسیحؑ کے مرتبہ سے بہت بلند و بالا ثابت کرنے اور معقولی اور منقولی رنگ میں آپ کو نبیوں کا سردار ثابت کرنے اور آپ کے عیسائیوں سے مباحثات اور خصوصاً جنگ مقدس کا جو ۱۸۹۳ء میں ہوا اور آپ کے علم کلام کا عیسائی دنیا پر یہ اثر پڑا کہ پادریوں کے دل رعب اسلام سے مرعوب ہونے لگے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء میں دنیا بھر کے پادریوں کی لنڈن میں کانفرنس منعقد ہوئی اس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا:۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے .... یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے۔ جن کی بنا پر محمد کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفرین مذہب ہے۔ اس لئے اس جھوٹے پیغمبر (محمدؐ) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بہ آسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس دی انگلیکن کمیونین ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴)

پس عیسائیوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے ابتدائی سالوں میں ہی آپ کے دلائل اور علم کلام کا رعب بیٹھنا شروع ہو گیا تھا۔ اور انہیں احساس ہونے لگا تھا کہ اب اسلام کو دنیا میں پھر عظمت حاصل ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں پھر سے قائم ہو جائے گی۔ اور ظاہر ہے کہ اسلام کا عیسائیت پر غلبہ ہونا دو باتوں پر موقوف تھا کہ

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ اور جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ اور زندہ نبی ہیں۔

(۲) قرآن مجید کامل اور بے نظیر الہامی کتاب ہے۔ جس کی تعلیم ہر زمانہ اور ہر قوم اور ہر مذہب کے لئے ہے اور وہ زندہ کتاب ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں باتوں کو آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر کر دیا۔

پھر تبلیغ اسلام کی نہایت مضبوط داغ بیل ڈال دی۔ آپ نے فرمایا:۔

"اس وقت ہمارے سامنے دو بڑے ضروری کام ہیں ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو۔ کیونکہ ان میں سے ایک بہت بڑے حصہ کو یہ معلوم نہیں ہوگا۔ کہ خدا نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے۔ دوسرے یورپ پر اتمام حجت کیونکہ وہ اخلد الی الارض کا مصداق ہو گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

اور حضور علیہ السلام کی یہ خواہش حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں پوری ہوگئی۔ اور مطابق آیت واما بنعمۃ ربک فحدث مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے اس سعادت سے حصہ دیا۔ مجھے عربی ممالک میں بھی تبلیغ کرنے کی توفیق بخشی پھر مغربی ممالک میں بھی اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق بخشی کہ مندرجہ ذیل ممالک میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم کر دیئے۔

لنڈن۔ امریکہ۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ سپین۔ اوسلو۔ ڈچ گی آنا۔ ٹرینیڈاڈ۔ برٹش گی آنا۔ غانا۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ مشرقی افریقہ۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ بورنیو فلسطین۔ شام۔ لبنان۔ مصر۔ مسقط۔ ماریشس سیلون۔ برما۔ عدن۔ فجی آئی لینڈ

ان کے علاوہ جنوبی افریقہ اور فلپائن میں بھی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ مختلف ممالک میں احمدیہ جماعت کے زیر اہتمام ۸۴ سکولز چل رہے ہیں۔

اور مسجدوں کے لحاظ سے ان کی نسبت یہ ہے۔

لنڈن میں ایک امریکہ میں چار ہالینڈ میں ایک ٹرینیڈاڈ میں ایک غانا میں ۲۵۰ نائیجیریا میں ۲۱ سیرالیون میں ۳۳۔ مشرقی افریقہ میں ۲۰ انڈونیشیا میں ۳۴ سنگاپور میں ایک بورنیو میں ۴ فلسطین میں ایک ماریشس ۶ سیلون ۱ برما ۲ یہ کل مساجد ۳۸۳ ہوئیں۔

مساجد کا اثر

یورپین ممالک میں ان مساجد کا اثر نہایت اچھا ہوا مثلاً مسجد لنڈن جب تیار ہوئی تو اس وقت ایک رسالہ Baptist Times نے لکھا۔

"اس مسجد کی تعمیر کو ایک چیلنج سمجھنا چاہیئے۔ مغرب اب تک مشرق کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ مگر افسوس اس نے اپنی طاقت کو اپنے گھر میں کمزور کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مشرق بھی مغرب کی

وقف جدید سال چہارم

حضور کا پیغام آپ نے پڑھ لیا ہے۔ مہربانی فرما کر سال چہارم کے وعدہ جات جلد سے جلد مرکز میں ارسال کر دیں۔ نیز گزارش ہے کہ وعدوں کے ساتھ نقد ادائیگی کا انتظام فرما کر ممنون فرمائیں۔

ناظم مال وقف جدید ربوہ

جماعت احمدیہ کے انہترویں ۶۹ جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

دیگر اہم تقاریر کے علاوہ "ذکر حبیب" کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا بصیرت افروز خطاب

دوسرے دن (۲۷ دسمبر) کا پہلا اجلاس

مؤرخہ ۲۷ دسمبر کو ساڑھے نو بجے صبح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن شریف فرمائی۔ اور ربوہ کے بشارت احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؂

کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق احادیث کی روشنی میں"

کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔

تقریر کے آغاز میں آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا ذکر کیا کہ

کان خلقہ القرآن کلہ

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن مجید کی بیان کردہ تعلیم کے عین مطابق تھے اور صحیفۂ قرآن اور صحیفۂ خلق محمدیؐ میں سرِمو فرق نہ تھا

محترم شاہ صاحب نے اس موضوع کی اہمیت اور وسعت کا ذکر کرنے کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی کی روشنی میں حضورؐ کے اخلاق عالیہ کو واضح کیا۔ آپ نے بتایا کہ انسانی معاشرہ میں گھریلو زندگی کا دائرۂ عمل ایک ایسے پیمانے کی حیثیت رکھتا ہے جہاں انسان کی اصل اخلاقی حالت کو نہایت آسانی سے جانچا جا سکتا ہے اور جب ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی کو دیکھتے ہیں تو حضور کے تمام اخلاق عالیہ کی جھلک اس میں نمایاں طور پر نظر آجاتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے قبل بعثت اور مابعد بعثت دونوں زمانوں کے حالات کا مقابلہ و موازنہ کر کے حضورؐ کے مکارم اخلاق کی بلند شان کو واضح کیا۔ زمانہ قبل بعثت کے متعلق آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کو پیش کیا جس میں انہوں نے اپنے پندرہ بیس برس کے تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر حضورؐ کے اخلاق عالیہ کو مختصر مگر جامع اور بلیغ الفاظ میں بیان کیا تھا۔ زمانہ مابعد بعثت کا ذکر کرتے ہوئے مکرم شاہ صاحب نے قدرے تفصیل کے ساتھ حضورؐ کی ازدواجی زندگی کے واقعات بیان کئے اور بتایا کہ جوں جوں عائلی ذمہ داری معاشی ضروریات اور سیاسی مشکلات میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور حضورؐ پر گوناگوں ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھتا چلا گیا۔ حضورؐ کے اخلاقی کمالات زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوتے چلے گئے

اپنی تقریر کے دوران میں محترم شاہ صاحب نے عیسائی مستشرقین کے ان اعتراضوں کا بھی جواب دیا جو وہ حضورؐ کی حیات مطہرہ پر کرتے ہیں۔ اور بڑی عمدگی کے ساتھ اس امر کو واضح کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ہر ورق اور ہر گوشہ حضورؐ کے غیر معمولی اخلاقی کمالات کا مظہر ہے

محترم شاہ صاحب کی یہ تقریر انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع کر دی جائیگی۔

ذکر حبیبؑ کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا روح پرور خطاب

محترم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے "ذکر حبیبؑ" کے موضوع پر اپنی حد درجہ اثر انگیز اور بصیرت افروز تقریر شروع فرمائی۔ اس تقریر کے سننے کے لئے احباب کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ جلسہ گاہ کا وسیع و عریض میدان احباب سے پر ہوتا جارہا تھا اور وہ ہمہ تن مشتاق بن کر تقریر کے منتظر تھے۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اپنی مخصوص پر شوکت پر درد اور پر اثر آواز میں اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھنا شروع فرمایا۔ اس مضمون میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ اور حضورؑ کے اخلاق فاضلہ پر ایسے اچھوتے اور مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی گئی تھی کہ لفظ لفظ دل کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا۔ حضور علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ مجسم تصویر بن کر آنکھوں کے سامنے آرہے تھے اور تزکیہ نفوس کا ذریعہ بن رہے تھے۔ سامعین کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں تھے جو اس روح پرور تقریر کے جذب و کشش کے مظہر تھے

حضرت میاں صاحب کی تقریر جو مضمون کی صورت میں در منثور کے عنوان سے لکھی ہوئی تھی کم و بیش ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہی۔ یہ تقریر بھی انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائے گی۔

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے روح پرور خطاب کے بعد محترم مولینا جلال الدین صاحب شمس نے "اسلام کا عالمگیر غلبہ" کے موضوع پر اپنی عالمانہ تقریر شروع فرمائی جسے سامعین نے شروع سے آخر تک بڑی دلچسپی اور انہماک کے ساتھ سنا۔ یہ تقریر ان دنوں قسط وار الفضل میں شائع ہو رہی ہے اس تقریر کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۲۷ دسمبر کا دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر جو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں ہی جمع کر کے پڑھائیں ساڑھے دو بجے دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی شروع ہوا۔ اس کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو ربوہ میں مقیم ایک افریقی طالب علم ابوطالب صاحب نے کی۔ بعدہٗ ملتان کے چوہدری عبدالشکور صاحب نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حضرت اقدس کی طرف سے بعض اہم کتب کے خریدنے کی تحریک

تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طرف سے ارسال فرمودہ ایک تحریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور اقدس نے تفسیر کبیر کی تازہ شائع شدہ جلد خریدنے کی تحریک فرمائی تھی۔ یہ جلد جو قرآنی حقائق و معارف کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ حال ہی میں الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے شائع کی ہے۔ اس تحریر میں حضور نے اپنے معرکۃ الآراء لیکچر سیر روحانی (تیسرا حصہ) اور مکرم پیر معین الدین صاحب کی طرف سے شائع کردہ خلاصہ تفسیر کبیر اور الشرکۃ الاسلامیہ کی طرف سے شائع کردہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (دو جلدیں) بھی بکثرت خریدنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ نیز حضور نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بصورت سیٹ کا مستقل خریدار بننے کی بھی تحریک فرمائی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

حضور کی تحریر فرمودہ اس تحریک کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے

"تحریک وقف جدید کی اہمیت"

کے موضوع پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اس تحریک کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب سے بکثرت اس میں حصہ لینے کی اپیل فرمائی۔ مکرم صاحبزادہ صاحب کی اس تقریر کا ملخص الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے

مکرم مولوی عبدالمالک خانصاحب کی تقریر

مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد سلسلہ کے مربی مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے

"ختم نبوت کی دائمی برکات"

کے موضوع پر اپنی فاضلانہ تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیازی مقام "خاتم النبیین" کی شان اور مرتبہ کو واضح فرمایا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرب الٰہی کا وہ انتہائی بلند مقام حاصل تھا کہ آپ میں اور خدا تعالےٰ میں کوئی دوئی اور جدائی باقی نہ رہی۔ آپ ہی ساری کائنات کا اصل مقصود اور علت غائی تھے جس طرح آفتاب اس کائنات کا پیشرو ہے اسی طرح آپ کو ساری انسانیت کا پیشرو بنا دیا گیا۔ اور آئندہ کے لئے یہ قاعدہ اور قانون بنا دیا گیا کہ ہر قسم کے فیوض الٰہی اب صرف آپؐ کی اتباع اور آپؐ کے واسطے سے ہی مل سکتے ہیں۔ آپ نے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ جماعت احمدیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جن معنوں میں خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ وہی معنے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان ہیں اور انہی کے ذریعے حضور کے علو مرتبت کا حقیقی رنگ میں اظہار ہوتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے (جو قومی سلسلہ ہلایت میں ایک بہت بڑے نبی تھے) جو برکات بنی اسرائیل کی قوم کو حاصل ہوئیں انہیں بیان کیا۔ اور پھر ان کے بالمقابل متدرجہ ذیل آٹھ ایسی برکات پیش کیں جو خاتمیت محمدیہ کی بدولت دنیا کو دائمی طور پر حاصل ہوئیں اور بڑی عمدگی کے ساتھ ان کو واضح کیا۔

(۱) حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو وہ کامل اور مکمل شریعت عطا کی گئی جو جمیع انسانیت کے لئے بقائمی لمحہ تک، اپنے اندر سامان رشد و ہدایت رکھتی ہے مثلاً وہ

نہ صرف مفصل اور جامع ہے بلکہ اپنے اندر عالمگیر اور ہمہ گیر وسعتیں رکھتی ہے۔ وہ جو صداقتیں پیش کرتی ہے اس کے دلائل بھی خود دیتی ہے اور اس پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں ان کا بھی مکمل و شافی جواب مہیا کرتی ہے گویا اسے کسی انسانی وکالت کی احتیاج نہیں ہے وہ وسطی تعلیم کی حامل ہے۔ جو ہر حالت کے مطابق ہے اور جہاں کہیں انسانی طاقت میں حالات کے لحاظ سے فرق پڑتا ہے اس کے مطابق اور اس کے لحاظ سے اس میں مسئلہ موجود ہے۔ اسی میں مقام عبادت کی قید اور پابندی کو اڑا دیا گیا۔ چنانچہ فرمایا جعلت لی الارض مسجداً یعنی تمام روئے زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا گیا اور زمین کے چپہ چپہ کو مسجد بنا کر پاک کر دینے کا حکم دیا گیا۔ اور وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کے کلام پر مشتمل ہے اس میں کسی بھی انسانی کلام کی آمیزش نہیں ہے وغیرہ وغیرہ

۲۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل دیگر روحانی درجات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے امتی نبوت کا انعام بھی جاری فرمایا جو اس سے پیشتر کسی نبی کے ذریعے نہیں مل سکتا تھا۔

۳۔ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم میں عالمگیر و ہمہ گیر طور پر مادی دنیا اور تمام گروہوں کے ہادیوں کی صداقت کو تسلیم کیا گیا اور اس طرح حضورؐ کی شان خاتمیت کی برکت کے طفیل مذاہب عالم میں وحدت کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود بلحاظ خاتم النبیین ہونے کے تمام انسانیت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؐ نے ہی سب سے پہلے ساری دنیا کو ایک کرنے کا تصور پیش فرمایا۔

۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے معلم کی حیثیت دی گئی۔ یہ شرف بھی ایسا ہے جو کسی اور امت کو عطا نہیں ہوا۔

۶۔ رسول کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ کی تائید کے ساتھ دنیا کی راہنمائی کرنے کی برکت تمام اقوام سے دائمی طور پر یک امت مسلمہ کو عطا کی گئی

۷۔ اسلام سے پیشتر انبیاء محدود قوم اور محدود زمانہ کے لئے آیا کرتے تھے۔ جو اپنے زمانہ اور اپنی قوم کے لئے نمونہ ہوتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام شعبہ حیات میں بنی نوع انسان کے لئے کامل نمونہ ٹھہرایا گیا اور حضورؐ کی اتباع کو ہی تا قیامت اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

۸۔ بنی اسرائیل کو جو ارض مقدس عطا کی گئی وہ اس وسیع و عریض دنیا میں کنعان کے ایک چھوٹے سے حصہ پر مشتمل تھی لیکن حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جو برکت مسلمانوں کو عطا کی گئی وہ کسی ایک حصہ تک محدود نہ تھی بلکہ فرمایا لیستخلفنھم فی الارض۔ یعنی تمام روئے زمین میں انہیں خلافت عطا کی گئی یہی وجہ ہے اسلام اپنی نشاۃ اولیٰ میں بھی زمین کے تمام حصوں میں پھیل گیا اور اب نشاۃ ثانیہ میں بھی یہ مقدر ہو چکا ہے کہ احمدیت کے ذریعے اسلام دنیا کے ہر حصہ میں غالب اور کامیاب و کامران ہو۔

مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب کی تقریر کے بعد قریباً چار بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ سے متعلق ایک معزز سکھ دوست کے تاثرات

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں میں متعدد سنجیدہ مزاج اور شریف النفس غیر مسلم حضرات بھی شامل ہوئے۔ اور تمام تقاریر کو پورے انہماک اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ چنانچہ قادیان کے ایک معزز سکھ دوست سردار آتما سنگھ جی پہلے ہمارے قادیان کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے اور پھر ربوہ کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے خاص طور پر پاکستان تشریف لائے ان دونوں جلسوں کی تقاریر بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی بصیرت افروز تقاریر سنکر اور احمدی احباب سے ملنے کے بعد انہوں نے اپنے جو تاثرات لکھکر دئے وہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں

خاکسار چک ۲۹ جنوبی ضلع سرگودھا کا رہنے والا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان ضلع گورداسپور میں آباد ہے۔ وہاں قادیان کے احمدیوں کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا جہاں تک میرے معلومات کا تعلق ہے میں نے احمدیوں کو حد درجہ کے ہمدرد اور محبت کرنے والے لوگ پایا۔ ان کے دلوں میں اسلام کا اتھاہ پریم ہے

میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں پاکستان کے احمدیوں کا ذکر دیکھوں اور ان کے امام کے درشن کروں۔ اپنی اس خواہش کی بنا پر خاکسار ۵۸-۱۹۵۷ء میں بھی ربوہ آیا تھا۔ اور اب دسمبر ۱۹۶۰ء کے جلسہ کے موقعہ پر پھر ربوہ آیا۔ یہاں جلسہ کی کارروائی سنی۔ اور پاکستان کے احمدیوں کو بھی انسانی ہمدردی اور محبت سے بھرپور پایا۔ ربوہ کے دفاتر بھی دیکھے یہاں کے ہر چھوٹے بڑے حتی کہ دفاتر کے چپڑاسیوں تک میں نے انسانی ہمدردی اور دینداری سے بھرپور پایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے بھی درشن کئے حضرت صاحب ان کی روحانی جوت سے جگمگا رہے تھے اور ان کے سبھی بچن دل کی گہرائیوں میں اتر جاتے تھے۔

میرے دل میں پہلے ہی احمدیوں کے امام اور دوسرے بزرگوں کے متعلق کافی عزت اور احترام تھا۔ ان کی تقریر دل کو سن کر اور ان کے درشن کرنے کے بعد اس عزت اور احترام میں اور بھی اضافہ ہوا

حضرت میاں بشیر احمد جی کی تقریر نے تو مجھے بڑے مرزا صاحب کے ساکھیات درشن کروا دیئے۔ واقعی حضرت مرزا صاحب قادیانی جنہوں نے جماعت احمدیہ جیسی ایک دھارمک جماعت پیدا کر دی۔ اپنے یگ کے بہت بڑے انسان اوتار تھے۔ میری پرارتھنا ہے کہ پرماتما ایسی نیک انسانی ہمدردی اور محبت سے بھرپور جماعت کو سارے سنسار میں پھیلا دے تاکہ سب لوگ ویر ودھ بھلا کر ایک پتا ایکس کے ہم بالک کا صحیح روپ بن جائیں۔ اور دنیا میں سچا امن اور شانتی ستھاپن ہو جائے۔

آتما سنگھ قادیان
ضلع گورداسپور
۶۰/12/28

درخواست دعا

میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم منیر الدین صاحب ولد محترم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد بسلسلہ ملازمت عازم سفر مشرقی افریقہ ہو رہے ہیں۔

احباب کرام ان کے خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

خواجہ عبد المومن
گولبازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی علم انعامی کی مستحق قرار دی گئی

ربوہ ۲۷؍ دسمبر آج جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو علم انعامی عطا فرمایا اور اعلان فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی رائے میں اس سال تمام مجالس مقامی سے مجموعی طور پر اپنی حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی اول رہی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی دوم اور مجلس لائلپور سوم قرار پائی ہے۔ دیہاتی مجالس میں سے احمدآباد کی مجلس اول اور کنڈی ضلع خیرپور کی مجلس دوم رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مرکزیہ کے اس فیصلہ کو منظور فرما لیا ہے۔ لہذا اس فیصلہ کے مطابق مجلس راولپنڈی کو علم انعامی دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تقریب شادی و درخواست دعا

مورخہ ۲۹؍ دسمبر ۱۹۶۰ء کو سعادت احمد صاحب سالک ابن مکرم مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح گذشتہ سال مسعودہ بیگم بنت قریشی شفیع احمد صاحب مرحوم بھاگلپوری کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر طے پایا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں دیگر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین۔

مکرم مولوی عبد الغفور صاحب ان دنوں شدید بیمار ہیں آپ بیماری کی وجہ سے شادی میں بھی شامل نہ ہو سکے احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم سنہ ۱۹۶۰ء

اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
دار الصدر جنوبی ربوہ	
مکرم قاضی محمد سعید صاحب انصاری	اوّل
" چوہدری عنایت اللہ خانصاحب	"
" سید منعم الحسن صاحب خلیل	"
" ملک محمد عبد اللہ صاحب	"
" حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل آف سانگلہ ہل	"
دار الصدر غربی ربوہ	
مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ	اوّل
مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب	
" چوہدری اللہ بخش صاحب پنشنر	"
گول بازار ربوہ	
مکرم قریشی محمد اکمل صاحب	سوم
" حاجی غلام محمد صاحب	"
دار الرحمت شرقی ربوہ	
مکرم سید عباس علی شاہ صاحب	اول
" سید محمد محسن صاحب	سوم
" ماسٹر حسن محمد صاحب	"
" میاں نظام الدین صاحب	"
دار الرحمت غربی ربوہ	
مکرم حاجی محمد فاضل صاحب	اول
" ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب	"
" خان میر صاحب	"
" صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی	"
" حکیم عبد الرحمن خانصاحب	"
دار الیمن ربوہ	
مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	اول
" ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب	"
" صوفی حبیب اللہ صاحب لدھیانوی	"
" مولوی عبد الرحیم صاحب سرو رحمت	سوم
کراچی	
مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	سوم
" محمد علی صاحب	دوم
" محمد شفیع خانصاحب	اول
" سردار محمد صاحب	"
" چوہدری نذیر احمد صاحب	"
" سردار محمد بشیر صاحب	سوم
" سید ارتضیٰ علی صاحب	اول
" چوہدری عبد الحمید صاحب	"
" پیر محمد صاحب	دوم

اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
مکرم مولوی عبد الحمید صاحب	اول
" سید محمد یوسف صاحب	"
" ملک عبد الرحمن صاحب	"
" چوہدری فیض عالم صاحب	"
" محمد عبد اللہ مہر صاحب	"
" سید عبد الغنی صاحب	"
" مستری وزیر محمد صاحب	سوم
" خان حضرت گل صاحب	"
" محمد یداللہ صاحب سنہاسی	اول
" قریشی آفتاب احمد بسمل صاحب	"
" چوہدری احمد جان صاحب	"
" مرزا عبد الرحمن صاحب	"
" مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	"
" شیخ خلیل الرحمن صاحب	"
" قریشی محمد حمید صاحب	"
" شیخ محمد یعقوب صاحب	"
" مستری کرم دین صاحب	سوم
" خانصاحب رفیع الزمان صاحب	اول
" حاجی عبد الکریم صاحب	"
" چوہدری غلام احمد صاحب	"
" چوہدری عبد العزیز صاحب	"
" ملک محمد اشرف صاحب ماڑی پور	"
" خواجہ عبد المجید صاحب	"
" مرزا برکت علی صاحب	"
" ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	"
" بابا مبارک علی صاحب	دوم
" حکیم محمد اسحٰق صاحب	اول
" محمد یسٰین صاحب	دوم
" فتح دین صاحب سیال	"
" شریف احمد صاحب نیر	سوم
" بشیر احمد صاحب سیالی	اول
سکھر	
مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب	اول
" صوفی رفیع احمد صاحب	"
" میاں محمد سلیم صاحب	"
" راجہ فخر الدین صاحب	دوم
خانیوال	
" مصباح الدین صاحب	اول
دادو	
" مولوی شوکت حسین صاحب مولوی فاضل	"
جڑانوالہ	
" ڈاکٹر محمد انور صاحب	اول
" عطا محمد صاحب بنگوی	"
" عبد الرحمن صاحب بنگوی	"
بہلول پور چک نمبر ۱۲۷ رکھ	
" چوہدری عبد المالک صاحب	سوم
" مولوی عبد الغنی صاحب	"

اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
مکرم الیاس الدین صاحب	اول
گوکھووال چک ج ب ۱۲۱	
مکرم میاں محمد دین صاحب	سوم
عارف والا	
" ماسٹر چراغ الدین صاحب	اول
سیالکوٹ	
" چوہدری فضل احمد صاحب	دوم
" بابو برکت علی صاحب	سوم
" منشی محمد عبد اللہ صاحب	"
منٹگمری	
مکرم مرزا احمد بیگ صاحب	اول
" ملک نذیر احمد صاحب	سوم
" میاں سراج الحق صاحب	اول
" قاضی محمود الحسن صاحب	"
" ایم عبد الکریم صاحب	"
گجرات	
" مولوی عبد المالک صاحب	اول
" شیخ عنایت اللہ صاحب	"
" میاں ابراہیم صاحب	"
گوٹیکی	
" پیر محمد عبد اللہ صاحب ہاشمی	اول
" پیرزادہ محمد اکبر صاحب سقراط	"
" پیر محمد اکبر صاحب	سوم
" منشی خوشی محمد صاحب	"
جہلم	
مکرم سید زمان شاہ صاحب	اول
" عبد الحکیم جان صاحب	"
" مولوی عبد الکریم صاحب	"
" حکیم محمد عبد اللہ صاحب	"
" چوہدری محمد ابراہیم صاحب	"

اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
چکوال	
مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب	اوّل
" حاجی ملک عبد الرحمن صاحب	"
" ملک بشیر احمد صاحب	سوم
منٹگمری	
مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی	اوّل
" مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی	"
" بابو عبد القادر صاحب	"
" صوبیدار نواب الدین صاحب	"
" قاضی محمد نذیر صاحب	"
" محمد احمد صاحب برہی	"
" محمد حسن شاہ صاحب	"
" مستری فضل کریم صاحب	سوم
کوئٹہ	
" حاجی فیض الحق خاں صاحب	اوّل
" خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ خاں صاحب	"
" ماسٹر عبد الکریم صاحب	"
" محمد عیسےٰ خاں صاحب	"
" خواجہ عبد القیوم صاحب	"
" خلیفہ عبد الرحمان صاحب	"
" میاں دین محمد صاحب	"
" محمد عبد الحق صاحب جنجوعہ	"
" محمد نصیب عارف صاحب	"
" محمد عبد اللہ صاحب ڈار	دوم
" مرزا بشیر احمد صاحب	اول
" کیپٹن عبد الرحمن صاحب	"
" مرزا محمد صادق صاحب	سوم
" منشی نور محمد صاحب	اوّل
" قاضی شریف الدین احمد صاحب	دوم
" عزیز الصمد الحق صاحب ابن محمد عبد اللہ صاحب جنجوعہ	سوم
" شمس الحق صاحب " "	سوم

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰-۱۲-۶۰ بروز ہفتہ میرے بیٹے عزیزم مشتاق احمد کا نکاح مریم بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد حسین صاحب مرحوم منجی خیل ضلع کوہاٹ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر محترم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع کوہاٹ نے توغ بالا میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ نکاح بابرکت اور موجب ثواب کرے۔

(چوہدری غلام حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حویلیاں ضلع ہزارہ)

درخواست دعا

امسال مندرجہ ذیل دو احمدی ڈاکٹر پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ڈی۔ ایم۔ آر۔ ای (یعنی امتحان ایکسرے سپیشلسٹ) میں کامیاب ہوئے ہیں (۱) ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خانصاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل آفیسر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی (۲) ڈاکٹر عتیق الرحمان صاحب (ساکن سیالکوٹ) ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل آفیسر ایکسرے ڈیپارٹمنٹ نشتر ہسپتال۔ ملتان۔

اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو ان کے لئے بابرکت اور مزید ترقیات کا موجب کرے آمین

(خاکسار ڈاکٹر عطاء اللہ خاں عفی عنہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

ڈاکٹر صاحب نے اس خوشی میں مبلغ دو روپے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

بھارت سے لوہے اور فولاد کا سامان درآمد کرنے میں مشکلات

بھارتی حکومت مناسب اقدامات کر رہی ہے (وزیر تجارت کی یقین دہانی)

لاہور ۳ جنوری وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے بتایا ہے کہ حکومت نے بھارت سے لوہے اور فولاد کے سامان کی درآمد کے بارے میں صورت حال کا جائزہ لیا ہے۔ اور بھارتی حکومت سے استدعا کی گئی ہے کہ پاکستانی درآمد کنندگان کو تجارتی معاہدے کے تحت بھارت سے لوہے و فولاد کا سامان درآمد کرنے میں جو دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ انہیں دور کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

مسٹر حفیظ الرحمٰن ڈھاکہ جاتے ہوئے ماڑی پور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے

. . . .

. . . . مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا میں نے اس سلسلہ میں بھارتی وزیر تجارت کو خط لکھا تھا اور بھارتی حکومت اب پاکستانی تاجروں کی مشکلات دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے

وزیر تجارت نے خیال ظاہر کیا کہ مغربی پاکستان میں کھڈیوں کے لئے سوت کی دو لاکھ زیادہ گانٹھیں تیار ہوئی ہیں۔ اس لئے صوبہ میں سوت کی کمی محسوس نہیں ہوگی

آپ نے کہا سوت کی سپلائی تسلی بخش ہے اور حکومت دستی کھڈیوں کے لئے وافر مقدار میں سوت فراہم کرنے کے اقدامات کر رہی ہے

نئی درآمدی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ از خود جاری ہونے والے لائسنسوں اور درآمد کی فراخدلانہ پالیسی سے پیداوار اور برآمد میں اضافہ ہوگا۔ اور قیمتیں کم ہو جائیں گی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ آئندہ تین ماہ میں اس درآمدی پالیسی کے اثرات ظاہر ہوں گے اور اشیائے صرف کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے صنعت کاروں کو ہدایت کی کہ انقلابی حکومت انہیں جو مراعات دے رہی ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور پیداوار میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ قیمتیں کم ہوں۔ آپ نے صنعت کاروں پر زور دیا کہ وہ بیرونی منڈیوں میں زیادہ سے زیادہ مال بیچ کر زرمبادلہ حاصل کریں جو قومی ترقیات کے پروگرام کے لئے اشد ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ اشیائے صرف موزوں قیمتوں پر وافر مقدار میں مہیا کرنے کے لئے پاکستان کی تمام صنعتوں میں زیادہ سے زیادہ پیداوار ہونا چاہیئے۔

وزیر تجارت نے کہا کہ حکومت صنعتی ضروریات زندگی میں توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے ایک طرف تو زیادہ سہولتیں دے رہی ہے اور دوسری طرف عوام کو بھی آسانیاں مہیا کر رہی ہے۔

لائلپور میں ریڈیو ٹرانسمشن سینٹر

لاہور ۳ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لائلپور میں ٹیکنالوجی کا قومی مرکز لائلپور میں اپنا ریڈیو ٹرانسمشن مرکز قائم کرے گا۔ یہ مرکز حکومت پاکستان اور غیر ملکی اداروں کے تعاون سے قائم کیا جائے گا۔ مرکز میں ریڈیو اور الیکٹریکل انجینئرنگ کی تربیت کی سہولتیں بہتر بنائی جائیں گی۔

اس مرکز کو کولمبو پلان کے تحت امداد کے علاوہ بلجیم، آسٹریلیا، کینیڈا اور بین الاقوامی ادارہ تعاون سے لیبارٹری اور ورکشاپ کی توسیع کے لئے مدد ملے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ فروری میں اس مرکز میں ریڈیو اور الیکٹریکل انجینئرنگ کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس کا افتتاح صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں کریں گے۔

صحافیوں کے اجرت بورڈ نے رپورٹ پیش کردی

کراچی ۳ جنوری۔ جرنلسٹس ویج بورڈ کے چیئرمین مسٹر جسٹس سجاد احمد جان نے کل ایک سو بیس صفحات پر مشتمل بورڈ کی رپورٹ مجوزہ صحافیوں کے لئے تجویز کردہ تنخواہوں کا شیڈول وزارت محنت کے سیکرٹری مسٹر حامد علی کو پیش کر دیا۔ چیئرمین نے بتایا کہ رپورٹ ایک مہینے کے اندر اندر شائع ہوگی اور اسی دن میں ایک پریس کانفرنس میں رپورٹ کے موٹے موٹے نکات کی وضاحت کروں گا۔

آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ویج بورڈ کا فیصلہ بورڈ میں صحافیوں اور مالکوں کے نمائندوں کے اتفاق رائے کا نتیجہ ہے آپ نے کہا بورڈ کے سامنے بڑا مقصد یہ رہا کہ ملک میں اخباری صنعت کو مستحکم کیا جائے اور اس کے ساتھ صحافیوں کو بھی باوقار حیثیت مل جائے۔

مسٹر جسٹس جان ۴ جنوری کو متعلقہ حکام سے بات چیت کریں گے اور ۶ جنوری کو لاہور روانہ ہو جائیں گے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کیساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۰۵:- میں رحمت اللہ ولد محمد خاں قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن گکرالی ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان رہائشی پختہ و خام جس کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے واقعہ گکرالی۔ اراضی بارانی تعدادی بارہ بیگھہ واقعہ قصبہ گکرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جس کی قیمت مبلغ فی بیگھہ آٹھ صد روپیہ ہے کل میزان مبلغ دس ہزار چھ صد روپیہ ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ تین بیگھہ مرروث جو میری ملکیت ہیں اس کی آمد پچیس روپے سالانہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط المرقوم رحمت اللہ ولد محمد خاں گکرالی ضلع گجرات۔ العبد:- رحمت اللہ ۹-۱۲-۶۰۔ گواہ شد:- نذیر احمد ولد رحمت اللہ گواہ شد:- بشارت احمد ولد رحمت اللہ گواہ شد:- غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گکرالی ضلع گجرات۔

نمبر ۱۵۹۰۶:- میں فہمیدہ اختر زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم پنوار راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۵۶ جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایکہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۵ ۱/۲ تولے (۲) بندی ایک عدد وزن ۲ ۱/۲ تولے (۳) بالیاں ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ (۴) جھمکے ایک جوڑا وزنی ۱/۲ ۱ تولے (۵) انگوٹھی ایک عدد ۱/۲ تولہ جملہ وزن ۹ ۱/۲ تولے قیمتی ایکہزار -/۱۰۰۰ روپیہ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:- فہمیدہ اختر۔ گواہ شد:- مشتاق احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۹۰۷ میں امۃ الرشید زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۶ جیکب لائنز کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایکہزار روپیہ ہے۔ (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ (۲) انگوٹھی طلائی دو عدد وزن ۳/۴ تولہ جملہ وزن ۲ تولہ مالیتی -/۲۴۰ روپیہ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ الرشید بقلم خود

گواہ شد بشیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

صدر نے باسٹھ افراد کو اعلیٰ کارگزاری اور نمایاں خدمات پر تمغے عطا کئے

ایوان صدر کراچی میں باوقار تقریب

کراچی ۴ رجنوری۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل سہ پہر یہاں ایک شاندار تقریب میں باسٹھ افراد کو ادب، آرٹ اور سائنس کے میدان میں امتیازی کارگزاری اور نمایاں ملکی خدمات انجام دینے کے صلے میں تمغے دیئے۔ اس کے علاوہ اردو کے دو اور بنگالی کے دو مصنفوں کو بہترین تصانیف پر بیس ہزار روپے کے آدم جی انعامات دیئے گئے۔

جوناگڑھ کے مرحوم نواب کرنل ہز ہائی نس نواب سر مہابت خاں رسول خاں کو نشان قائد اعظم ۱۹۵۹ء عطا کیا گیا۔ یہ تمغہ ان کے صاحبزادے نواب دلاور خاں (جوناگڑھ) نے حاصل کیا۔ منصوبہ بندی کمیشن کے صدر مسٹر جی احمد کو ہلال قائد اعظم اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر مسٹر شجاعت علی حسنی کو ستارہ پاکستان ۱۹۶۰ء دیا گیا۔

کھیلوں میں اعلیٰ کارکردگی کے شعبے میں صدر کا تمغہ میجر حمیدی کو دیا گیا پچھلے سال روم کے عالمی اولمپک کھیلوں میں جس پاکستانی ٹیم نے ہاکی کی چیمپئن شپ جیتی تھی۔ میجر حمیدی اس کے کپتان تھے۔

میجر عبدالحمید کے علاوہ صدارتی تمغہ زرعی ترقیاتی کمشنر مسٹر محمد افضل کو عطا کیا گیا۔

ستارہ خدمت حاصل کرنیوالے اصحاب کے نام یہ ہیں۔ بیگم زبیدہ حبیب رحمت اللہ۔ قاضی محمد گل۔ کموڈور آئی کے ممتاز۔ بریگیڈیر ریاض حسین۔ مسٹر محمد صابر خواجہ صلاح الدین محمود۔ مسٹر صفدر علی خاں سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس۔ مسٹر ایم یٰسین مسٹر وصی احمد۔

تمغہ پاکستان:۔ مسٹر ایم این اے ہاشمی ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی ڈاکٹر تسخیر احمد۔ ڈاکٹر علی احمد مسٹر زبیدہ اے بخاری۔ مسٹر مسعود الرحمٰن۔ مسٹر عبدالرحمٰن خواجہ۔ مسٹر ظفر احمد۔ مسٹر شفیع نیاز لفٹیننٹ کرنل ایم ایچ شاہ۔ ڈاکٹر ایم اے ایچ صدیقی۔ مسٹر ایم جی صدیقی۔ چوہدری محمد حسین مسٹر ابراہیم شیخ۔ بابا بھومیاں۔

تمغہ قائد اعظم:۔ مسٹر مظفر حسن۔ مسٹر عبدالستار گاندھی۔ مسٹر این این اے قریشی مسٹر محمد نور الصفا۔ مسٹر عبدالرؤف خاں۔ مسٹر ایم آئی قدوائی۔ مسٹر ایم ایں احمد۔ بیگم زینت رشید احمد۔ مسٹر ایم اکرم شیخ۔ مسٹر شبر حسن مسٹر نذر محمد تاج الدین فاروقی۔ مسٹر ایچ پیٹو۔ مسٹر ایم افضل۔ مسٹر محمد شفیع۔ مسٹر حاجی اقبال دین۔ مسٹر محمد حسین۔

تمغہ خدمت:۔ مسٹر ایم اسحٰق۔ مسٹر احمد جان۔ مسٹر سید صفدر علی عابدی۔ مسٹر حامد حسین حیدر۔ مسٹر آغا سکندر۔

ادب کے آدم جی انعامات:۔ اردو اور بنگالی زبانوں کے دو دو مصنفوں کو بہترین تصانیف پر بیس ہزار روپے کے انعامات دیئے گئے جو ان میں برابر تقسیم ہوں گے۔ اردو میں یہ انعامات مسٹر شوکت حسین صدیقی اور مسٹر غلام عباس کو بالترتیب "خدا کی بستی" اور "جاڑے کی چاندنی" کی تصانیف اور بنگالی میں انعامات سید عبدالستار اور مسٹر روشن یزدانی کو "خاتم النبیین" کی تصانیف پر دیئے گئے۔ مسٹر روشن یزدانی کا انعام ڈاکٹر شہید اللہ نے لیا۔ کیونکہ وہ خود بیمار ہیں۔

محترم مفتی فضل احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پھوپھی زاد بھائی محترم مفتی فضل احمد صاحب مورخہ ۲ رجنوری ۱۹۶۱ء بروز پیر بعمر ۸۱ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۸۹۳ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس طرح آپ کو حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

مورخہ ۳ رجنوری کو بعد نماز ظہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی مرحوم موصی تھے۔ چنانچہ آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مرحوم مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کے نانا تھے۔ اور گذشتہ تین سال سے انہی کے ہاں مقیم تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

پام بیچ (فلوریڈا) ۴ رجنوری۔ امریکہ کے منتخب صدر مسٹر جان کینیڈی نے کل جرمنی میں حلیف ملکوں کے سابق ہائی کمشنر مسٹر جان میک کلائے کو تخفیف اسلحہ کے لئے اپنا مشیر اعلیٰ اور پالیسی تیار کرنیکا ذمہ دار افسر نامزد کیا ہے۔

مکرم ابو البشارت مولوی عبدالغفور صاحب کی

تشویشناک علالت

احباب صحتیابی کیلئے خاص طور پر دعا کریں

مکرم ابو البشارت مولوی عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے اور حالت سخت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فاذا
تنازعتم فی شیءٍ فردوہ
الی اللہ والرسول۔

(النساء ۵۹)

یعنی اللہ اور اسکے رسول کی اور اپنے میں سے اولو الامر کی اطاعت کرو اور اگر کسی بات میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لٹادو یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول سے استصواب کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذا حکمتم بین الناس
ان تحکموا بالعدل

اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔

(باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴